

سرورِ کائنات ﷺ کے

# صحابہ رض

طالب الہاشمی

حضرت عبد اللہ بن اُبی شہبؓ

(صاحب عصا)

# حضرت عبداللہ بن اُبیس جہنمیؓ

## (صاحب عصا)

①

ہجرت کے بعد سرورِ عالم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو اسلام نہ صرف خاص مدینہ منورہ بلکہ اس کے نواحی علاقوں میں بھی بڑی تیزی سے پھیلنے لگا۔ لیکن یہود اور بعض دوسرے سیاہ باطن مشرکین کے سینے پر سانپ لوٹنے لگا۔ وہ ذاتِ رسالت تاب ﷺ اور آپؐ کے نام لیواؤں کے خلاف طرح طرح کے منصوبے بنانے لگے، نہ صرف لوگوں کو قبولِ حق سے روکتے بلکہ حضورؐ کے خلاف شرائیز اور گم راہ کرن باقیں بھی پھیلاتے تھے۔ بنو ہذیل کا ایک شخص خالد بن شیخ بھی ایسے ہی حق دشمن لوگوں میں تھا۔ وہ بڑے ڈیل ڈیل کا ایک مہیب صورت آدمی تھا اور اس نے حق کی مخالفت کو اپنا اور ہتنا مکھونا بنا کر کھاتھا۔ سرورِ عالم ﷺ تک اس کی شرارتوں اور دسیسے کاریوں کی خبریں تو اتر سے پہنچیں تو ایک دن آپؐ نے صحابہؓ کرامؓ کی ایک جماعت کے سامنے فرمایا:

”خالد بن شیخ سے کون نبنتے گا؟“

معاً ایک صاحبِ رسول جن کا نورانی چہرہ ان کے عابدِ شب بیدار ہونے کی شہادت دے رہا تھا، اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی:

”یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، یہ کام میرے سپرد کیجیے اور اس شخص کی کوئی نشانی بتا دیجیے۔“

”(اے نبی) آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی رہو اسی طرف منہ پھیرو۔“  
تو حضور نے اپنا منہ فوراً کعبہ کی طرف کر لیا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی آپؐ کی اقتدا کی۔  
اس موقع پر حضرت عبد اللہ بن انسؓ بھی موجود تھے۔

غزوہات کا آغاز ہوا تو حضرت عبد اللہ بن انسؓ سب سے پہلے غزوہ احمد میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے تمام غزوہات میں بھی سرورِ عالم علیہ السلام کی ہمراکابی کا شرف حاصل کیا۔ مولا ناسعید انصاری مرحوم نے ”سیر انصار“ میں لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن انسؓ غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ لیکن جمہور اہل سیر نے اصحاب بدرو کی جو فہرست دی ہے اس میں حضرت عبد اللہ بن انسؓ کا نام شامل نہیں ہے۔ (والله عالم بالصواب)

بڑے بڑے غزوہات میں شریک ہونے کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن انسؓ نے بعض خاص مہموں میں بھی شرکت کی۔

بنو بہلیل کے دشمن اسلام خالد بن نعیم کے قتل کا واقعہ اوپر بیان کیا جا پکا ہے۔ ۶ ہجری میں سرورِ عالم علیہ السلام کو اطلاع ملی کہ خیبر کے ایک یہودی رئیس ابو رافع سلام بن ابی الحقیق نے غطفان وغیرہ کو آپؐ کے خلاف بھڑک کر ایک بڑا جتحا انکھا کر لیا ہے اور وہ لوگ شورش پر آمادہ ہیں۔ حضورؐ نے ابو رافع کی سرکوبی کے لیے حضرت عبد اللہ بن عتیقؓ کی سرکردگی میں پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک مهم خیبر روانہ فرمائی۔ اس مہم میں حضرت عبد اللہ بن انسؓ بھی شامل تھے۔ یہ پانچ مجاهدین سرکلف ہو کر خیبر گئے اور ابو رافع کو قتل کر کے مظفرو منصور واپس آئے۔ اس مہم میں شامل باقی تین صحابہؓ کے نام یہ ہیں۔

حضرت ابو القادہ، حضرت مسعود بن سنانؓ اور حضرت خرزائی بن الاسودؓ۔

ایک دفعہ ایک یہودی نے حضرت عبد اللہ بن انسؓ کے سر پر ایک ٹیز ہمی لکڑی اس زور سے ماری کہ ان کا سر پھٹ گیا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں اسی حالت میں رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے زخم سے کپڑا ہٹایا اور اس پر پھونک ماری، میرا زخم ٹھیک ہو گیا اور پھر کبھی میرے سر میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (طرانی)

(۳)

حضرت عبد اللہ بن انسؓ بے حد عبادت گزار تھے۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک آیا تو وہ اپنی صحرائی بستی میں مقیم تھے وہاں سے روزانہ مسجد نبوی میں آنا ممکن نہ تھا اور وہ لیلۃ القدر میں جا گنا چاہتے تھے جس کی کوئی تاریخ معین نہ تھی۔ انہوں نے بارگاہ نبویؐ میں درخواست کی ”یا رسول اللہ میرے لیے کوئی ایک تاریخ مقرر فرمادیں تاکہ اس دن میں مسجد نبوی میں حاضر ہو کر شب بیداری کر سکوں۔“

حضورؐ نے انھیں رمضان کی تعییو میں رات کو حاضر ہونے کے لیے ارشاد فرمایا:

چوں کہ اس رات کی تعیین حضرت عبد اللہؓ کی درخواست پر ہوئی تھی۔ اس لیے لوگوں نے اس کی نسبت سے ان کا نام ”لیلۃ الجھنّم“ رکھ دیا۔ اس کے بعد جس سال یہ رات آتی تو تمام اہل مدینہ مسجد نبوی میں جمع ہو جاتے اور صبح تک عبادت میں مشغول رہتے۔

سرورِ عالم ﷺ کے وصال کے چند سال بعد حضرت عبد اللہ بن انسؓ نے حدود مصر کے قریب غزہ کے ساحلی شہر میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ بعض روایتوں میں ہے کہ وہ مصر اور افریقیہ بھی گئے غالباً ان کے یہ سفر جہادی فی سبیل اللہ کے لیے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن انسؓ نے ۵۲ ہجری میں (بعد خلافت امیر معاویہ) وفات پائی حافظ ابو نعیم اصحابہؓ نے محمد بن کعبؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہؓ نے وفات سے پہلے وصیت کی کہ وہ عصا جو حضورؐ نے انھیں مرحمت فرمایا تھا، ان کے ساتھ دفن کیا جائے۔ چنان چوہ فوت ہوئے تو وہ عصاء مبارک کفن میں ان کے پیٹ پر رکھ دیا گیا اور انھیں عصا سمیت دفن کر دیا گیا۔

حضرت عبد اللہ بن انسؓ سے ۱۲۳ حدیث مروی ہیں جو انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے برآ راست اور حضرت عمر فاروقؓ سے روایت کی ہیں۔ ان کے روایوں میں حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو امامہ باہلیؓ، عبد اللہ بن ابی امیہؓ، عبد الرحمن و عبد اللہ پسر ان حضرت کعب بن مالکؓ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

حدیث میں ان کے مرتبہ کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حبیل القدر صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاریؓ ایک جہینہ کی مسافت طے کر کے صرف ایک حدیث سننے کی خاطران کے پاس غزہ تشریف لے گئے تھے۔

عقائد و اخلاق کے سلسلے میں ان کی یہ حدیث بہت مشہور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں:

- اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔
- ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

- جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا اور عدالت میں جو قسم کھانے والا قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر گڑ بڑ کرے تو (اللہ کی طرف سے) اس کے دل میں قیامت تک کے لیے ایک داغ بنادیا جاتا ہے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---